32واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیۓ جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعتہ المبارک 20۔اکتوبر 2017

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات

1۔ خوراک   2۔ زراعت

بروز بدھ 24 مئی 2017 کے ایجنڈا سے معزز رکن کی درخواست پر زیر التواء سوال

صوبہ کی شوگر ملز کی CPRs کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*8556: میاں طارق محمود: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شوگر ملز کے لئے لازمی ہے کہ CPRs کی ادائیگی میں تاخیر پر وہ بینکوں کے مطابق ادائیگی کریں؟

(ب) کیا صوبہ میں شوگر ملز کی انتظامیہ CPRs کی ادائیگی میں تاخیر پر بینکوں کے مطابق مع Interest ادائیگی کر رہی ہے؟

(ج) سال 2014، 2015 اور 2016 کے دوران کس کس شوگر مل کے خلاف CPRs کی بروقت ادائیگی نہ کرنے پر کارروائی کی گئی ان ملوں کے نام اور ان کے خلاف جو ایکشن لیا گیا اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اس وقت صوبہ کی شوگر ملوں نے کتنی رقم کی ادائیگی کسانوں کو کرنی ہے تفصیل شوگر مل وائز بتائیں؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2016 تاریخ ترسیل 24 فروری 2017)

جواب

وزیر خوراک

(الف) گنے کے کاشتکار کو CPR کی ادائیگی بینکوں کے طریق کار کی بجائے پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول رُول 1950 کی شق 14(2) کے تحت کی جاتی ہے۔ اس رُول کے تحت ہر شوگر مل کاشتکار کو میعاد اندر پندرہ دن ادائیگی کرنے کی پابند ہے۔ رُول کا پی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اگر کوئی شوگر مل میعاد اندر پندرہ دن کاشتکار کو ادائیگی کرنے میں ناکام رہے تو پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول رُول 1950 کی شق 14(10) کے تحت 11% منافع کے ساتھ کاشتکار کو ادائیگی کرنے کی پابند ہے۔ رُول کا پی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 2014-15 میں وہ شوگر ملیں جو CPRs کی بروقت ادائیگی کرنے میں ناکام رہیں اُن چار شوگر ملوں کالونی۔II خانیوال، برادرز قصور، حسیب وقاص ننکانہ صاحب اور عبداللہ۔I اوکاڑہ شوگر مل کے خلاف پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق 6(2) کے تحت کارروائی کی گئی۔ تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سال 2015-16 میں سات شوگر ملوں عبداللہ۔I اوکاڑہ، چشتیہ شوگر مل

سر گودھا، دریاخان شوگر مل بھکر، حسیب وقاص شوگر مل مظفر گڑھ، ہدیٰ شوگر مل ننکانہ صاحب، آدم شوگر مل بہاولنگر اور کمالیہ شوگر مل ٹوبہ ٹیک سنگھ کو کین کمشنر کے حکم مورخہ 15.04.2016، 21.06.2016 اور 30.06.2016 کو پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق 6(2) کے تحت سیل کرنے کے احکامات جاری کیے گئے۔ نمونہ کاپی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق 21 اور 406 پ پ کے تحت آدم شوگر مل بہاولنگر اور حسیب وقاص شوگر مل، ننکانہ صاحب کے جنرل مینجر / پروجیکٹ ڈائریکٹر کے خلاف ایف آئی آر نمبری 2016/447 اور 388/16 درج کی گئیں اور گرفتاری عمل میں لائی گئی۔ کاپیاں ایف آئی آر (ر) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) سال 17-2016 میں پنجاب کی 41 شوگر ملوں نے مبلغ۔/1,30,73,05,76,332 روپے کا گنا خرید کیا۔ جس میں سے مبلغ۔/1,19,00,37,29,633 روپے کی ادائیگی کاشتکاروں کو کر دی گئی ہے اور بقایا ادائیگی مبلغ۔/11,72,68,46,699 روپے ہے جو کہ کل ادائیگی کا 91.03 فیصد بنتا ہے۔ مل وائز تفصیل (س) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 22 مئی 2017)</u>

بروز بدھ 24 مئی 2017 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التواء سوال

ضلع ساہیوال میں دودھ میں کھاد کی ملاوٹ اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*8635: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں کھاد، سرف و دیگر کیمیکلز سے تیار شدہ اور ملاوٹ شدہ دودھ کھلے عام سپلائی کیا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دودھ کیمیکلز کے ڈرموں میں سپلائی کیا جارہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ ہذا نے سال 16-2015 سے آج تک مذکورہ دودھ کی تیاری اور سپلائی روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں نیز ایسے دودھ فروش / دودھ تیار کرنے والے مافیا کے خلاف کیا کیا کارروائی کی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی 25 جنوری 2017 تاریخ ترسیل 30 مارچ 2017)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ صحت کے فوڈ انسپکٹرز اور ڈپٹی کمشنر صاحب کے نامزد افسران و پولیس کے ہمراہ ریگولر بنیادوں پر دودھ اور اس سے تیار شدہ اشیاء کی ملاوٹ کو روکنے کے لیے مختلف مقامات پر ریڈز کرتے ہیں اور ملاوٹ شدہ دودھ تیار کرنے والی جگہوں کو سیل بھی کیا جاتا ہے۔ ملزمان کے خلاف FIRs درج کروائی جاتی ہیں۔ یونیورسٹی آف ویٹرنری سائنسز سے دودھ میں ملاوٹی اشیاء کی چیکنگ کے لیے تیار شدہ کٹ حاصل کی جارہی ہیں جس سے ملاوٹ کے ناسور پر قابو پانے میں مزید مدد ملے گی۔

(ب) دودھ کی سپلائی کے لیے کیمیکلز کے ڈرم استعمال کرنے والے مالکان کے خلاف مؤثر انداز میں کارروائی کی جارہی ہے۔ دودھ کو موقع پر ہی ضائع کروادیا جاتا ہے اور ملزمان پر بھاری مقدار میں جرمانہ عائد کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے کیمیکل ڈرموں کا استعمال بہت کم ہوگیا ہے۔

(ج) ملاوٹ شدہ دودھ کی تیاری اور سپلائی روکنے کے لیے درج ذیل اقدامات کیے جاچکے ہیں۔

سال	سیلڈ پوائنٹ	ایف آئی آر	گرفتار
2015	19	0	0
2016	26	2	5
2017	10	2	3
ٹوٹل	55	4	8

(تاریخ وصولی جواب 22 مئی 2017)

بروز بدھ 24 مئی 2017 کے ایجنڈا سے معزز رکن کی درخواست پر زیر التواء سوال

لاہور میں کیمیکلز اور ملاوٹ شدہ دودھ کی سپلائی سے متعلقہ تفصیلات

*8853: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں کھاد، سرف و دیگر کیمیکلز سے تیار شدہ دودھ کھلے عام سپلائی کیا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دودھ کیمیکلز سے بنے ہوئے ڈرموں میں سپلائی کیا جارہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ نے سال 16-2015 سے آج تک مذکورہ دودھ کی تیاری اور سپلائی روکنے کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 17 فروری 2017 تاریخ ترسیل 11 اپریل 2017)

جواب

وزیر خوراک

(الف) لاہور میں کیمیکلز اور ملاوٹ شدہ دودھ کی سپلائی سے متعلقہ تفصیلات طلب کی گئی ہیں

جی نہیں یہ درست نہ ہے کہ لاہور میں کھاد، سرف و دیگر کیمیکلز سے تیار شدہ دودھ کھلے عام سپلائی کیا جارہا ہے بلکہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قوانین اور معیار کے مطابق دودھ فروخت ہو رہا ہے۔

(ب) جی نہیں یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ دودھ کیمیکلز سے بنے ہوئے ڈرموں میں سپلائی کیا جارہا ہے بلکہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قوانین اور معیار کے مطابق دودھ فروخت ہو رہا ہے۔

(ج) لاہور میں کیمیکل زدہ دودھ کی نہ صرف سپلائی بلکہ تیاری کو روکنے کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی سخت اقدامات اٹھائے ہوئے ہے اس ضمن میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے 16-2015 سے آج تک دودھ کے 957 مختلف نمونہ جات حاصل کئے جن میں سے 852 نمونہ جات پاس ہوئے جبکہ 105 نمونہ جات فیل قرار دیئے گئے فیل نمونہ جات کی بنیاد پر 14621 لٹر دودھ تلف کر دیا گیا اور مالکان کے خلاف سخت کارروائی کی گئی اور روک تھام کے لیے سخت جرمانے بھی عائد کئے جارہے ہیں الغرض پنجاب فوڈ اتھارٹی کیمیکل زدہ دودھ کی تیاری اور ترسیل کو روکنے کی ہر ممکن کوشش جاری رکھے ہوئے ہے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 مئی 2017)

ساہیوال میں پینے کے صاف پانی سے متعلقہ تفصیلات

*8637: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع / ڈویژن ساہیوال کے تمام ریسٹورنٹس میں ٹینکوں کا پانی استعمال کیا جارہا ہے اور پانی میں جراثیموں کی بھرمار ہوتی ہے جس سے لوگ پیٹ کی بیماریوں میں مبتلا ہورہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع / ڈویژن ساہیوال میں ریسٹورنٹس میں جو بھی پانی پلایا جارہا ہے اگر اسے آگ پر رکھا جائے تو اس میں جھاگ پیدا ہو جاتی ہے جو انسان کے معدے، جگر اور گردوں کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے؟

(ج) حکومت ساہیوال ڈویژن میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھارہی ہے؟

(د) حکومت ٹینکوں کے پانی کے استعمال کو روکنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھارہی ہے اور کب تک عملدرآمد ہو جائے گا مکمل تفصیلات معہ ایکشن سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 25 جنوری 2017 تاریخ ترسیل 30 مارچ 2017)

جواب

وزیر خوراک

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے ضلع ساہیوال میں 14 اگست 2017 سے آپریشنز کا آغاز کر دیا ہے پنجاب فوڈ اتھارٹی مختلف ہوٹلز اور ریسٹورنٹس کے وقتاً فوقتاً معائنے کر رہی ہے اور تصحیح کے نوٹس جاری کر رہی ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے ضلع ساہیوال میں مختلف ریسٹورنٹس کے معائنے کیے اور دوران معائنہ احاطے میں صفائی کے ناقص حالات، ملازمین کی ناقص جسمانی حالت اور گندے برتنوں کے استعمال جیسی وجوہات سامنے آئیں البتہ پانی سے جھاگ پیدا ہونے سے متعلقہ کوئی کیس منظر عام پر نہیں آیا۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع ساہیوال میں 14 اگست 2017 کے نوٹیفیکیشن کے بعد کارروائیوں کا آغاز کیا اس دوران پنجاب فوڈ اتھارٹی نے مختلف ریسٹورنٹس پر 980 معائنے کیے اور چیکنگ کے بعد ناقص کارکردگی مختلف ہوٹلوں کو سر بمہر کر کے بھاری جرمانے عائد کیے جبکہ 850 کو تصحیح کے نوٹس جاری کیے۔

(د) اس ضمن میں پنجاب فوڈ اتھارٹی مختلف جگہوں کے معائنے کر رہی ہے اور انہیں زیر نگرانی رکھا ہوا ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لیے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2017)

ضلع جہلم میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور کسانوں کو دیئے گئے مشورہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*8954: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ زراعت کے کس کس شعبہ کے دفاتر کہاں کہاں پر ہیں؟

(ب) ان دفاتر / شعبہ جات نے کسانوں کی خوشحالی اور فصلوں کی بہتری کے لئے 16-2015 کے دوران کتنی رقم خرچ کی؟

(ج) ان دفاتر کے ملازمین نے اس ضلع کے کتنے کسانوں / کاشتکاروں کو کیا کیا مشورہ جات فصلوں کی بہتری کے لئے دیئے؟

(د) اس ضلع میں کتنے ملازم کس کس شعبہ جات میں کام کر رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 9 مارچ 2017 تاریخ ترسیل 4 مئی 2017)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ زراعت کے کل 132 دفاتر ہیں شعبہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر / شعبہ جات نے کسانوں کی خوشحالی اور فصلوں کی بہتری کے لئے 16-2015 کے دوران کل رقم 10 کروڑ 21 لاکھ 67 ہزار 137 روپے خرچ ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان دفاتر کے ملازمین نے اس ضلع کے کسانوں / کاشتکاروں کو فصلوں کی بہتری کے لئے جو مشورہ جات دیئے ان کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

670 کسانوں کو پانی کی بچت اور زمینی کٹاؤ سے بچاؤ کے متعلق آگاہی دی۔

گزشتہ 5 سالوں کے دوران مٹی کے 12568 اور پانی کے 729 نمونہ جات کے تجزیئے کئے اور 1929 کاشتکاروں کو مٹی کے اور 167 پانی کے تجزیہ کے مشورے دیئے۔

ضلع جہلم میں اس سال 17-2016 تجزیہ گاہ برائے مٹی و پانی محکمہ زراعت کے شعبہ توسیع و تحقیق کے تعاون سے پراجیکٹ توسیع O.2 خدمات کے ذریعے کسانوں کی سہولت کے لئے اس سال

میں 22000 مٹی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا ہے اور کسانوں کو زمین کی صحت اور کھادوں کی سفارشات کے کارڈ کا اجراء کیا جائے گا۔ ضلع جہلم کا ہدف 2911 کسان ہیں۔

گزشتہ سال فصلات کی ترقی دادہ اقسام، بروقت کاشت، کھادوں کے متوازن استعمال، جڑی بوٹیوں کی تلفی، بیماریوں اور کیڑوں سے بچاؤ کے لئے 1 لاکھ 30 ہزار کسانوں کو مشورہ جات دیئے۔

1373 زمینداروں کو فصلات ربیع و خریف و سبزیات اور باغات کیڑوں، بیماریوں اور جڑی بوٹیوں کو زرعی ومکینیکل اور کیمیائی طریقوں سے کنٹرول کرنے کے مشورے دیئے۔

(د) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے کل 341 ملازم کام کر رہے ہیں۔ شعبہ وار تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2017)

ضلع ساہیوال میں گندم کی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

*8640: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں سال 17-2016 میں گندم کی خرید کے لئے کتنے مراکز خرید گندم بنائے گئے تھے ان میں کتنے مستقل مراکز اور کتنے عارضی مراکز قائم کئے گئے تھے؟

(ب) اس سیزن میں کتنی گندم اس ضلع سے خرید کی گئی خرید پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) کتنے ملازمین نے ان سنٹرز پر ڈیوٹی دی، کسانوں کے لئے کون کون سی سہولیات ان سنٹرز پر فراہم کی گئی تھیں؟

(د) کتنا باردانہ اس ضلع میں فراہم کیا گیا اور کسانوں کو کتنا باردانہ تقسیم کیا گیا؟

(ہ) اس ضلع میں باردانہ کی تقسیم کے سلسلے میں کیا کیا شکایات موصول ہوئیں؟

(و) اس ضلع کے گوداموں میں کتنے سال کی گندم پڑی ہوئی ہے؟

(تاریخ وصولی 25 جنوری 2017 تاریخ ترسیل 30 مارچ 2017)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع ساہیوال میں سال 17-2016 میں کل 20 مراکز تھے، جن میں سے 12 مستقل مراکز اور 8 عارضی مراکز خریداری گندم قائم کیے گئے تھے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں سال 17-2016 میں 192946.391 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی اس خرید کردہ گندم پر۔/6288173851 روپے خرچ ہوئے۔

(ج) دوران خریداری ان سنٹروں پر 6 اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر، 15 فوڈ گرین انسپکٹر، 07 فوڈ گرین سپروائزر، 26 مستقل چوکیداران، 07 بیلداران اور 79 عارضی چوکیداران اس طرح کل 140 ملازمین نے ڈیوٹی سرانجام دی ہے۔ دوران خریداری گندم تمام عارضی اور مستقل مراکز پر کسانوں کیلئے متعلقہ مارکیٹ کمیٹی نے شامیانے، کرسیاں، میز، ٹھنڈے پانی اور پنکھوں کی سہولیات محکمانہ پالیسی کے مطابق فراہم کیں۔

(د) اس ضلع میں 1991461 باردانہ فراہم کیا گیا تھا، جس میں سے 1937348 باردانہ کسانوں کو تقسیم کیا گیا۔

(ہ) ضلع ساہیوال میں کل 7 شکایات موصول ہوئیں جو کہ حصول باردانہ میں تاخیر، کل رقبہ کاشت کے مطابق باردانہ کے اجراء، باردانہ سکرول میں نام شامل کرنے اور درخواست فارم جمع نہ ہونے کے متعلق تھیں جو کہ سنٹر کوآرڈینیٹر سے متعلقہ تھیں۔

(و) اس ضلع کے گوداموں میں صرف ایک سال سکیم 17-2016 کی گندم پڑی ہوئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2017)

محکمہ سیڈ کارپوریشن کا کسانوں کو فروخت کردہ بیج پر منافع سے متعلقہ تفصیلات

*9014: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیڈ کارپوریشن جب کسانوں کو کوئی بھی بیج فروخت کرتا ہے تو اس پر اپنا منافع بھی لیتا ہے؟

(ب) کیا حکومت منافع کے بغیر زمینداروں کو بیج فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 14 مارچ 2017 تاریخ ترسیل 11 مئی 2017)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن ایک نیم خود مختار ادارہ ہے۔اس ادارے کا قیام پنجاب سیڈ کارپوریشن ایکٹ مجریہ 1976 کے تحت عمل میں لایا گیا تھا۔یہ ادارہ اپنے مالی وسائل سے مختلف فصلات کے معیاری بیج تیار کرتا ہے اور انتہائی کم نرخوں پر تصدیق شدہ بیج کسانوں کو فراہم کرتا ہے۔ادارہ مختلف اخراجات مثلاً بیج کی تیاری، انتظامی امور پر اٹھنے والے اخراجات و دیگر گورنمنٹ ٹیکسز / محصولات کی ادائیگی کے بعد 3 سے 5 فیصد منافع لیتا ہے تاکہ محکمہ پنجاب سیڈ کارپوریشن مستقل بنیادوں پر فعال رہ سکے۔

(ب) چونکہ پنجاب سیڈ کارپوریشن ایک نیم خود مختار (Semi Autonomous Body) ادارہ ہے اس لئے پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے سالانہ بجٹ میں کوئی رقم (Funds) یا گرانٹ مختص نہیں کی جاتی۔یہ ادارہ بیج بنانے کے لئے اپنے ہی مالی وسائل استعمال کرتا ہے۔

پنجاب گورنمنٹ کسانوں کی مدد کے لئے مفت یا ارزاں نرخوں پر بیج فراہم کرنے کے اقدامات کرتی رہتی ہے۔ جیسے سیلاب زدہ علاقوں کے لئے پچھلے سالوں میں گندم کا معیاری بیج مفت فراہم کیا گیا۔حکومت پنجاب مختلف دالوں (Pulses) کا بیج بھی سبسڈی پر فراہم کرنے کے لئے اقدامات اٹھا رہی ہے۔اس سال محکمہ زراعت نے کپاس کی منظور شدہ اقسام کا تصدیق شدہ بیج بھی فراہم کرنے کے لئے اقدامات کئے تاکہ زیادہ سے زیادہ زمیندار تصدیق شدہ بیج کے استعمال کی طرف راغب ہو سکیں۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2017)

ضلع بہاولپور میں گندم سٹور کرنے اور گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

*8704: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں گندم سٹور کرنے کے کتنے گودام / پوائنٹ کہاں کہاں واقع ہیں ان میں کتنی گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے الگ الگ تفصیل فراہم کریں؟

(ب) گزشتہ تین سالوں میں حکومت نے اس ضلع میں کسانوں سے کتنی گندم خرید کی، سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی یکم فروری 2017 تاریخ ترسیل 29 مارچ 2017)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع ہذا میں گندم ذخیرہ کرنے کیلئے 12 مراکز پر 120 سرکاری گودام / شیل موجود ہیں ان گوداموں میں 138000.000 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے۔ سنٹر / پوائنٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام سنٹرز	تعداد گودام	ذخیرہ کرنے کی گنجائش (میٹرک ٹن)
بہاولپور	11	8250.000 میٹرک ٹن
بنی شیلز	34	51000.000
خانقاہ شریف	02	3000.000
نورپور (نورنگا)	04	6000.000
یزمان	18	16500.000
چک نمبر 51/D.B	04	3000.000
ٹیل والا	08	6000.000
ہیڈ راجکاں	08	7500.000
احمد پور (شرقیہ)	10	12000.000
مبارک پور	02	1500.000
حاصلپور	07	2550.000
اسرانی	12	18000.000
کل میزان:	120	138000.000 میٹرک ٹن

نوٹ: ان کے علاوہ ضلع میں 16 عارضی سنٹرز / پوائنٹ بنائے جاتے ہیں جہاں ضرورت کے مطابق گندم گنجیوں کی شکل میں ذخیرہ کی جاتی ہے۔

(ب) ضلع بہاولپور میں گزشتہ تین سالوں کی خرید گندم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سکیم	خرید کردہ گندم (میٹرک ٹن)

1	2014-15	324954.018 میٹرک ٹن
2	2015-16	238514.015
3	2016-17	275219.437

(تاریخ وصولی جواب 5 جون 2017)

مکئی کی فصل اوراس کی امدادی قیمت سے متعلقہ تفصیلات

*9031: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

مکئی کی فصل کی امدادی قیمت مقرر کرنے کے لئے حکومت نے کیااقدامات اٹھائے ہیں؟

(تاریخ وصولی 16 مارچ 2017 تاریخ ترسیل 17 مئی 2017)

جواب

وزیر زراعت

پنجاب کی زرعی فصلات کی پیداواری لاگت نکالنے والی صوبائی کمیٹی کا اجلاس (DG (EXT & AR کی سربراہی میں ہر سال منعقد کیا جاتا ہے جس میں تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے ماہرین کے علاوہ کاشتکاروں کے نمائندے بھی شامل ہوتے ہیں۔اس اجلاس میں کاشتکاروں کے فی ایکڑ پیداوار پر اٹھنے والے اخراجات کی بنیاد پر فصل کی فی ایکڑ پیداواری لاگت Cost of Production نکالی جاتی ہے جیسا کہ سال 18-2017 میں مکئی کی پیداواری لاگت 774 روپے فی من نکالی گئی۔

اس بات کی وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ کسی بھی فصل کی امدادی قیمت کا تعین کرنا صوبائی حکومت کی بجائے وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔وفاقی حکومت کا ادارہ Agriculture Policy Institute API تمام صوبوں سے موصول ہونے والی فصلوں کی پیداواری لاگت کی بنیاد پر ہی کسی فصل کی امدادی قیمت کا تعین کرتا ہے۔

چونکہ مکئی کی مارکیٹ قیمتیں زیادہ تر مستحکم ہی رہتی ہیں اس لئے وفاقی حکومت کو اس کی امدادی قیمت مقرر کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

علاوہ ازیں حکومت پنجاب کی ہدایت پر تحقیقاتی ادارہ برائے مکئی، جوار، باجرہ کا تحقیقی بورڈ تشکیل دیا گیا جس نے مکئی کی امدادی قیمت اور پیداواری لاگت کے بارے میں مندرجہ ذیل تجاویز مرتب کی ہیں:

مکئی کی قیمت فروخت 850 سے 1050 روپے فی من کے درمیان رکھی جائے۔

ملٹی نیشنل کمپنیوں کو پابند کیا جائے کہ پاکستان میں بیج پیدا کریں تاکہ بیج کی قیمت کم ہو سکے۔

پیداواری اخراجات کو کم کرنے کے لئے کھادوں اور دیگر زرعی مداخل کی قیمت کم کی جائے۔

ملکی صنعت کو تقویت دینے کے لئے مکئی کی مصنوعات کی درآمد پر ریگولیٹری اور امپورٹ ڈیوٹی لگائی جائے تاکہ قیمتوں میں استحکام رہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2017)

بہاولپور: اشرف شوگر ملز سے متعلقہ تفصیلات

*8705: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اشرف شوگر مل بہاولپور کے ذمہ کسانوں کی واجب الادا رقم کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ مل نے 2012 سے اب تک شوگر سیس فنڈ میں کتنی رقم ادا کی اور وہ کہاں کہاں خرچ ہوئی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی یکم فروری 2017 تاریخ ترسیل 29 مارچ 2017)

جواب

وزیر خوراک

(الف) اشرف شوگر مل انتظامیہ کی طرف سے موصول ہونے والی پندرواڑہ رپورٹ مورخہ 30.04.2017 کے مطابق اشرف شوگر مل کے ذمے کسانوں کی واجب الادا رقم مبلغ 37,42,55,605/- روپے ہے۔ کاپی SCR-II رپورٹ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اشرف شوگر مل کی جانب سے 2012 سے اب تک مبلغ -/29,82,90,534 روپے شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کی مد میں جمع کروائے گئے۔ سال 13-2012 سے 16-2015 تک مبلغ 204.573 ملین روپے کے 23 منصوبوں کی منظوری دی گئی۔ جن پر مبلغ 155.953 ملین روپے لاگت آئی۔ سال وائز تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	منصوبوں کی منظوری دی گئی	تخمینہ لاگت (ملین روپے)	لاگت (ملین روپے)
2012-13	4	34.751	26.324

2013-14	3	20.430	11.333
2014-15	14	143.555	113.006
2015-16	2	5.837	5.29
ٹوٹل	23	204.573	155.953

تمام منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔ منصوبوں کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ شوگر سیس ڈویلپمنٹ فنڈ بہاولپور میں مبلغ۔/15,99,01,174 روپے موجود ہیں اور اس کی اسکیموں کی منظوری زیر کارروائی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2017)

پنجاب حکومت کی طرف سے دیئے گئے سولر ٹیوب ویل سے متعلقہ تفصیلات

*9119: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے گزشتہ بجٹ میں کاشتکاروں کو تیس ہزار سولر ٹیوب ویل پر سبسڈی فراہم کرنے کا اعلان کیا تھا؟

(ب) اب تک کاشتکاروں کو کتنے سولر ٹیوب ویل کس کس علاقے میں فراہم کئے گئے ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) ایک سولر ٹیوب ویل میں حکومت کی طرف سے کتنی سب سڈی فراہم کی جارہی اور سولر ٹیوب ویل کی فراہمی کے لئے کیا طریقہ کار اور شرائط طے کی گئی ہیں تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(د) کیا محکمہ کی طرف سے اس پر کوئی باقاعدہ پالیسی بنائی گئی ہے تو اس کی کاپی فراہم کی جائے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 4 اپریل 2017 تاریخ ترسیل 18 جون 2017)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ حکومت پنجاب نے کاشتکاروں کو سولر ٹیوب ویل پر سبسڈی فراہم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ البتہ خادم پنجاب کے کسان پیکج (17-2016 تا 19-2018) کے تحت ڈرپ / سپرنکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم پر 80 فیصد سبسڈی فراہم کی جارہی ہے۔

(ب) جیسا کہ جزو (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم پر 80 فیصد سبسڈی فراہم کی جارہی ہے۔ مالی سال 17-2016 کے دوران پنجاب بھر میں 1500 ایکڑ پر ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کے لئے 130 سولر سسٹم فراہم کئے جا چکے ہیں۔ ضلع وار تفصیل

(ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی فراہمی پر 80 فیصد سبسڈی دی جارہی ہے۔ جبکہ بقیہ 20 فیصد کسان برداشت کرتے ہیں۔ سولر سسٹم کی فراہمی کی شرائط اور طریقہ کار کی تفصیل

(ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) چونکہ سولر ٹیوب ویل لگانے سے زیرزمین پانی کے ذخائر کا بے جا استعمال ہونے کا خدشہ ہے۔ اس لئے سولر سسٹم کو صرف ڈرپ / سپر نکلر نظام کے ساتھ ملحق کیا گیا ہے تاکہ اس سے دستیاب پانی کا بہتر اور موثر استعمال کیا جا سکے اور زیرزمین آبی وسائل میں ہونے والی کمی کو روکا جا سکے۔ اس پالیسی کے تحت حکومت پنجاب نے سالانہ ترقیاتی منصوبہ (19-2018 to 17-2016) ADP جاری کیا ہے جس کے تحت 20,000 ایکڑ پر ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی چلانے کے لئے سولر سسٹم فراہم کئے جارہے ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2017)</u>

منرل واٹر کے نمونہ جات اور پنجاب فوڈ اتھارٹی کی کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*9008: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 24 نیوز چینل کی خبر مورخہ 10-3-2017 کے مطابق پنجاب فوڈ اتھارٹی نے منرل واٹر کی 47 کمپنیوں کے پانی کے نمونے تجزیئے کیلئے لیبارٹری میں بھجوائے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ منرل واٹر کی 24 کمپنیوں کے نمونے لیبارٹری تجزیئے میں فیل ہو گئے تھے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 3 کمپنیوں کے پانی میں مطلوبہ منرلز کی کمی اور جراثیم دونوں کی موجودگی پائی گئی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ 15 کمپنیوں کے پانی میں مضر صحت جراثیم پائے گئے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ 6 کمپنیوں کے پانی میں مطلوبہ اجراء کی کمی ہے؟

(و) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ رپورٹ کی روشنی میں حکومت نے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 14 مارچ 2017 تاریخ ترسیل 11 مئی 2017)

جواب

وزیر خوراک

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ 24 نیوز چینل کی خبر مورخہ 17-03-10 کے مطابق پنجاب فوڈ اتھارٹی نے منرل واٹر کی 47 کمپنیوں کے پانی کے نمونے تجزیے کے لیے لیبارٹری میں بجھوائے تھے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے جن 47 کمپنیوں کے پانی کے نمونہ جات حاصل کیے ان میں سے 24 کمپنیوں کے پانی کے نمونہ جات پاس ہوئے جبکہ 23 کمپنیوں کے نمونہ جات فیل قرار پائے

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے جن 47 کمپنیوں کے پانی کے نمونہ جات حاصل کیے ان میں سے 4 کمپنیوں کے پانی میں مطلوبہ منرلز کی کمی اور جراثیم دونوں کی موجودگی پائی گئی۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے جن 47 کمپنیوں کے نمونہ جات حاصل کیے ان میں سے 12 کمپنیوں کے پانی میں مضر صحت جراثیم پائے گئے

(ہ) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے جن 47 کمپنیوں کے نمونہ جات حاصل کیے ان میں سے 7 کمپنیوں کے پانی میں مطلوبہ اجزاء کی کمی پائی گئی

(و) پنجاب فوڈ اتھارٹی اب تک مختلف منرل واٹر کمپنیوں کو ایمرجنسی پروہیبیشن آرڈرز جاری کیے گئے اور جن کمپنیوں کے نمونہ جات لیبارٹری میں فیل قرار پائے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی اور ان پر جرمانے بھی عائد کیے گئے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 19 اکتوبر 2017)</u>

بہاولپور اور ملتان کی تحصیل میں کسانوں کو دی گئی رقم سے متعلقہ تفصیلات

*9131: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 16-2015 میں کسان پیکیج کے تحت تحصیل بہاولپور سٹی، تحصیل بہاولپور صدر اور تحصیل صدر ملتان میں کسانوں کو کتنی رقوم نقد تقسیم ہوئیں، تحصیل وائز تفصیل فراہم کریں؟

(ب) درج بالا تین تحصیلوں میں تحصیل وائز کتنا زرعی انکم ٹیکس اس مالی سال کے دوران وصول ہوا؟
(تاریخ وصولی 7 اپریل 2017 تاریخ ترسیل 8 جون 2017)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مالی سال 16-2015 میں کسان پیکج کے تحت بہاولپور سٹی، تحصیل بہاولپور صدر اور تحصیل ملتان صدر میں 7177 کسانوں کو 45 کروڑ 15 لاکھ 91 ہزار 250 روپے نقد تقسیم ہوئے۔ تحصیل وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	ضلع	تحصیل	تعداد کسان	رقوم (روپوں میں)
1	بہاولپور	بہاولپور سٹی	3037	8 کروڑ 16 لاکھ 76 ہزار 250
2	بہاولپور	بہاولپور صدر	13053	31 کروڑ 50 لاکھ 5 ہزار
3	ملتان	ملتان صدر	1087	5 کروڑ 49 لاکھ 10 ہزار

(ب) متعلقہ اضلاع کے محکمہ مال حکومت پنجاب کی دی گئی معلومات کے مطابق سال 16-2015 میں کل 3 کروڑ 58 لاکھ 67 ہزار 30 روپے زرعی انکم ٹیکس کی صورت میں وصول ہوئے۔ تحصیل وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	ضلع	تحصیل	وصول شدہ زرعی انکم ٹیکس (روپوں میں)
1	بہاولپور	بہاولپور سٹی	59 لاکھ 7 ہزار 605
2	بہاولپور	بہاولپور صدر	1 کروڑ 65 لاکھ
3	ملتان	ملتان صدر	1 کروڑ 34 لاکھ 59 ہزار 425

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2017)

پنجاب میں Wheet Floor Fortified کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*9120: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں Wheet Floor Fortified آٹا کی فراہمی کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے یا شروع کیا جا رہا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ کام کس ادارے یا تنظیم کے تعاون سے کیا جا رہا ہے؟
(ج) اس منصوبہ پر کتنی رقم خرچ کی جائے گی اس منصوبہ کو کس بین الاقوامی ادارے کی معاونت حاصل ہے اور یہ سہولت کون کون سے علاقوں میں فراہم کی جائے گی؟
(د) اس منصوبہ پر جو رقم خرچ کی جائے گی یہ کس مد (قرضہ، گرانٹ) میں فراہم کی جائیگی؟
(ہ) اس منصوبہ میں کون کون سی فلور مل یا ادارے شامل کئے گئے ہیں اور ان کو کتنی کتنی ادائیگی کی جائے گی نام اور شہر کے ساتھ تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 4 اپریل 2017 تاریخ ترسیل 18 جون 2017)

جواب

وزیر خوراک

(الف) یہ منصوبہ اکتوبر 2017 میں شروع ہونے کا امکان ہے۔
(ب) یہ منصوبہ عالمی ادارہ این جی اوز (Gain) اور (Mirconuterient) MI کے تعاون سے شروع کیا جا رہا ہے۔
(ج) اس منصوبہ کی رقم UK Government فراہم کر رہی ہے جو کہ بذریعہ این جی اوز Gain اور MI کے تعاون سے فراہم کی جائے گی اس پر اخراجات کی تفصیل منصوبہ شروع ہونے کے بعد پتہ چلے گا۔
(د) یہ رقم گرانٹ کی شکل میں ملے گی جو کہ ناقابل واپسی ہو گی اور ادائیگی بذریعہ Equipment ہو گی۔
(ہ) یہ منصوبہ فی الحال لاہور، پنڈی اور اسلام آباد کے شہروں میں شروع کیا جا رہا ہے جو کہ وفاقی گورنمنٹ، گورنمنٹ آف پنجاب اور فوڈ ڈیپارٹمنٹ پنجاب اور مندرجہ بالا این جی اوز شامل ہوں گی اور رقم کی ادائیگی Equipment کی صورت میں ہو گی جبکہ فلور ملوں کی تفصیل بھی منصوبہ شروع ہونے پر بتا دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2017)

ضلع ننکانہ میں سیم تھور والی زمین کو قابل کاشت بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*9285: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں اس وقت سیم و تھور سے متاثرہ زمین 10352 ایکڑ ہے کیا حکومت اس اراضی کو قابل کاشت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ب) کیا حکومت کسانوں کو سیم و تھور سے متاثرہ زمین کو قابل کاشت بنانے کے لئے مفت مشورہ اور راہنمائی کے علاوہ مالی معاونت دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 25 مئی 2017 تاریخ ترسیل 7 جولائی 2017)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ ضلع ننکانہ صاحب میں اس وقت 10 ہزار 352 ایکڑ رقبہ سیم و تھور سے متاثرہ ہے۔

محکمہ زراعت حکومت پنجاب سیم اور تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے کسانوں کو مشورے اور رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ تجزیہ گاہ ارضی و پانی اوسطاً ہر سال 4 ہزار مٹی کے نمونہ جات کا تجزیہ کرتا ہے اور ان تجزیاتی رپورٹس کی روشنی میں زمینداروں کو کلر اور تھور کا مسئلہ حل کرنے کے لئے مشورے دیئے جاتے ہیں۔

تاہم تحقیقاتی ادارہ برائے شورزدہ اراضیات پنڈی بھٹیاں کے تحت جنوبی پنجاب کے اضلاع رحیم یار خاں، بہاولنگر، مظفر گڑھ، ملتان اور لیہ میں ایک منصوبہ ”کلراٹھی زمینوں کی بحالی اور کھارے پانی کی اصلاح“ کے لئے 2013 سے 2015 کے دوران چلایا گیا جس کے دوران ایک ہزار ایکڑ رقبے کو قابل کاشت بنایا گیا۔ چونکہ درج بالا اضلاع میں سیم اور تھور کا مسئلہ ننکانہ صاحب کی نسبت زیادہ سنگین تھا اس لئے ان اضلاع کو ترجیح دی گئی۔

اس کے علاوہ محکمہ زراعت کے تحقیقاتی ادارہ برائے شورزدہ اراضیات، پنڈی بھٹیاں، ضلع حافظ آباد نے متاثرہ زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے لیے درج ذیل طریقے بھی وضع کیے ہیں :

سیم و تھور زدہ زمینوں میں سیم کے پانی کو نکالنے کیلئے نالوں کی کھدائی اور ٹیوب ویل لگائے جائیں۔

ان زمینوں میں ایسے درخت لگائے جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتے ہوں۔ جیسے کہ سفیدہ، کیکر، فراش وغیرہ۔

نہری نظام سے پانی کے رساؤ کو روکنے کیلئے نہروں کے کنارے پختہ کیے جائیں اور نہروں کی صفائی کی جائے۔

کلراٹھی زمینوں میں جپسم کے استعمال کو فروغ دیا جائے۔

#سیم و تھور زدہ زمینوں میں ایسی فصلات کاشت کی جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتی ہوں اور نمکیات کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہوں۔ جیسا کہ چاول، کلر گراس، فالسہ، بیر، جامن، امرود وغیرہ شامل ہیں۔

ان زمینوں میں پٹڑیوں (Beds) اور کھیلیوں (Ridges) پر کاشت کی جائے۔

درج بالا اقدامات سے سیم اور تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا جاسکتا ہے۔

(ب) جیسا کہ جز(الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ محکمہ زراعت حکومت پنجاب سیم اور تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے کسانوں کو مشورے اور رہنمائی فراہم کرتا ہے تاہم مستقل بنیادوں پر متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانا اور اس پر اٹھنے والے اخراجات محکمہ زراعت سے متعلقہ نہ ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2017)

پنجاب فوڈ اتھارٹی کے سال 16-2015 میں کیے گئے چالانوں اور رقم سے متعلقہ تفصیلات

*9247: محترمہ شنیلا روت: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے سال 16-2015 میں کتنی دکانوں کے چالان کیے؟

(ب) چالانوں سے حاصل شدہ مجموعی رقم کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 18 مئی 2017 تاریخ ترسیل 7 جولائی 2017)

جواب

وزیر خوراک

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے گزشتہ چند سالوں میں 147,718 جگہوں کے معائنے کیے جن میں مختلف ہوٹلز، دوکانوں، فیکٹریز وغیرہ شامل ہیں کے معائنے کیے۔ جبکہ 3189 جگہوں کے چالان کیے۔

(ب) چالانوں سے حاصل شدہ جرمانوں کی مجموعی رقم تقریباً 93,673,409 روپے ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 اکتوبر 2017)

ضلع شیخوپورہ میں جعلی کھاد اور زرعی ادویات فروخت کرنے والوں سے متعلقہ تفصیلات

*9297: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں جعلی / غیر معیاری زرعی ادویات اور جعلی کھاد سر عام فروخت ہو رہی ہے؟

(ب) کیا گورنمنٹ مذکورہ ضلع میں جعلی کھاد اور ادویات بیچنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) گذشتہ تین سالوں میں کتنے جعلی زرعی ادویات بیچنے اور کھاد فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی گئی ان ڈیلر کے نام سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی یکم جون 2017 تاریخ ترسیل 7 جولائی 2017)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں جعلی کھادیں اور غیر معیاری زرعی ادویات سرعام فروخت ہو رہی ہیں۔

(ب) محکمہ زراعت صوبہ بھر میں مستقل بنیادوں پر جعلی زرعی ادویات اور کھادیں بنانے اور بیچنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لا رہا ہے۔

اس سلسلہ میں متعلقہ قوانین Punjab Essential Articles Control Act 1973 اور Punjab Fertilizer Control Order 1973 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس میں کھادوں اور زرعی ادویات کے نمونہ جات ڈیلر حضرات اور تیار کنندگان سے حاصل کر کے مقررہ تجزیہ گاہوں کو بھیج کر ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں۔ غیر معیاری رپورٹ ملنے پر متعلقہ دکانداروں اور ڈسٹری بیوٹرز کے خلاف تھانوں میں پرچے درج کروائے جاتے ہیں۔

جنوری 2016 سے جون 2017 کے دوران ضلع شیخوپورہ میں جعلی / ملاوٹ شدہ کھادوں کے خلاف 351 نمونہ جات لئے گئے جس میں 17 غیر معیاری پائے گئے اور 36 ایف آئی آر (بشمول زائد قیمتوں کے خلاف) متعلقہ تھانوں میں درج کروائی گئیں۔ جبکہ جعلی زرعی ادویات کے خلاف درج بالا عرصہ کے دوران 175 نمونہ جات لئے گئے جس میں 4 غیر معیاری پائے گئے اور 17 ایف آئی آر (بشمول زائد قیمتوں کے خلاف) درج کروائی گئیں۔

جزو (ج) میں گزشتہ 3 سالوں کی کارروائی کی تفصیل / تعداد درج ہے۔

(ج) گزشتہ 3 سالوں کے دوران ضلع شیخوپورہ میں جعلی / ملاوٹ شدہ کھادوں کے خلاف 493 نمونہ جات لئے گئے جس میں 36 غیر معیاری پائے گئے اور 81 ایف آئی آر (بشمول زائد قیمتوں کے خلاف) متعلقہ تھانوں میں درج کروائی گئیں۔ جبکہ جعلی زرعی ادویات کے خلاف درج بالا عرصہ کے دوران 324 نمونہ جات لئے گئے جس میں 8 غیر معیاری پائے گئے اور 33 ایف آئی آر درج کروائی گئیں۔ ان کے نام اور FIR کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2017)

پنجاب میں گنے کے کاشتکاروں کو گنے کی رقم کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*9277: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں شوگر ملوں نے 2017-05-15 تک گنے کی خرید کی مد میں کتنی رقم ادا کرنی تھی ہر شوگر مل کا نام اور مالک کا نام کے ساتھ رقم کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بیان فرمائیں؟

(ب) کسانوں کو گنے کی قیمت بروقت ادائیگی کے حوالہ سے شوگر ملیں بروقت واجبات ادا کریں کون کون سے قوانین موجود ہیں ان قوانین کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) بروقت کسانوں کو گنے کی رقم کی ادائیگی نہ کرنے کی بناء پر کس کس مل کے خلاف کیا کیا کارروائی کی گئی ہے تفصیل فراہم کریں؟

(تاریخ وصولی 25 مئی 2017 تاریخ ترسیل 5 جولائی 2017)

جواب

وزیر خوراک

(الف) کرشنگ سیزن 17-2016 میں 41 فنکشنل شوگر ملوں میں سے 28 شوگر ملوں نے گنے کے کاشتکاروں کو 100% ادائیگی کر دی ہے۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ 7 شوگر ملوں نے گنے کے کاشتکاروں کو مبلغ۔/41,17,50,702 روپے کی ادائیگی کرنی ہے۔ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول رُول 1950 کی شق (2)14 کے تحت ہر مل کاشتکار کو پندرہ یوم کے اندر ادائیگی کرنی کی پابند ہوتی ہے۔ رُول کا پی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اگر کوئی شوگر مل میعاد اندر

پندرہ دن کاشتکار کوادائیگی کرنے میں ناکام رہے تو پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول رُول 1950 کی شق 14(10) کے تحت 11% منافع کے ساتھ کاشتکار کوادائیگی کرنے کی پابند ہے۔ کاپی رُول (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اگر کوئی شوگر مل گنے کے کاشتکاروں کو بروقت ادائیگی نہ کرے تواُس مل کے خلاف پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق 6(2) اور 21 کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ کاپی ایکٹ (ر) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سات شوگر ملوں عبداللہ۔I اوکاڑہ، دریاخان شوگر مل بھکر ٗحسیب وقاص شوگر مل مظفر گڑھ شکر گنج۔II شوگر مل بھون جھنگ، نون شوگر مل سرگودھا، پتوکی شوگر مل قصور اور تاندلیانوالہ شوگر مل مظفر گڑھ کو پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق 6(2) کے تحت متعلقہ ڈپٹی کمشنرز / ایڈیشنل کین کمشنرز کو حکم مورخہ 05.05.2017 اور 17.07.2017 کو مل کی قرقی کرنے کے بعد کاشتکاروں کی ادائیگی کو یقینی بنانے کے احکامات جاری کیے گئے ہیں۔ نمونہ کاپی آرڈر (س) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کارروائی کے بعد اِن شوگر ملوں میں سے نون شوگر مل سرگودھا اور شکر گنج شوگر مل بھون ٗجھنگ نے کاشتکاروں کو 100% ادائیگی کر دی ہے۔ باقی ماندہ شوگر ملوں کے خلاف شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ کی شق 6(2) اور 21 کے تحت کارروائی جاری ہے۔ مزید برآں کاشتکاروں کو بقیہ ادائیگی کروانے کے لیے پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق 6(2) اور 21 کے تحت دفتر کین کمشنر کی جانب سے مل انتظامیہ کو شوکاز نوٹس مورخہ 17.04.2017 کو جاری کیے گئے نمونہ نوٹس (ش) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان شوگر ملوں کو آخری موقع برائے شنوائی مورخہ 02.08.2017 دیا گیا ہے۔ نمونہ نوٹس (ص) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2017)

ضلع شیخوپورہ میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9298: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر اور شعبہ جات کس کس علاقے میں ہیں تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے کتنے ملازمین کس گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ج)مذکورہ ضلع میں محکمہ زراعت کے پاس کتنی اراضی کس کس مقصد کے لئے مختص ہے؟
(د)اس ضلع میں کسانوں کے لئے کون کون سے پیکج محکمہ زراعت چلارہاہے یاکام کررہاہے؟

(تاریخ وصولی یکم جون 2017 تاریخ ترسیل 7 جولائی 2017)

جواب

وزیرزراعت

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ زراعت کے 7 شعبہ جات کے کل 130 دفاتر ہیں۔(ان میں شعبہ توسیع کے یونین کونسل کی سطح پر 75 دفاتر بھی شامل ہیں) جائے مقام کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے کل 707 ملازمین کام کررہے ہیں۔ شعبہ وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ ضلع میں محکمہ زراعت کے پاس کل 705 ایکڑ 13 کنال اور 4 مرلے جگہ ہے جس میں 76 ایکڑ 16 کنال اور 4 مرلے جگہ دفاتر کے زیر استعمال ہے اور بقایا 628 ایکڑ 17 کنال جگہ زرعی مقاصد / تحقیق / اجناس کی خرید و فروخت کے لئے استعمال ہورہی ہے۔ تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ زراعت مذکورہ ضلع میں کسانوں کی بہتری کے لئے درج ذیل کام کررہاہے

ای کریڈٹ سکیم کے تحت وزیراعلیٰ کی طرف سے دوسال کے لئے بلاسود قرضے کی فراہمی کے لئے کسانوں کی رجسٹریشن کی جارہی ہے جس کے تحت 5 ایکڑ تک کے زمینداروں کے لئے ربیع میں 25 ہزار فی ایکڑ اور خریف میں 40 ہزار روپے فی ایکڑ تک بلاسود قرضے فراہم کئے جارہے ہیں۔اس سکیم کے تحت ضلع شیخوپورہ کا ہدف 11,862 کسان ہیں۔

موسمی حالات اور کاروباری تقاضوں کے پیش نظر تحقیقاتی ادارہ دھان کالاشاہ کاکو نے اب تک باسمتی چاول کی 25 اقسام دریافت کیں اور منظوری کے بعد ان کا بیج مہیا کیا جارہاہے۔

محکمہ زراعت توسیع کے تعاون سے چاول کی براہ راست کاشت کے تجرباتی پلاٹ لگائے جاتے ہیں اور چاول کی کاشت کے بارے میں آگاہی دی جاتی ہے۔

زمیندار کو اچھی پیداوار اور خاطر خواہ آمدنی کے حصول کے لئے اگرانومک ریسرچ سٹیشن فاروق آباد نے آب وہوا اور زمینی ساخت کی مناسبت سے دھان، گندم اور دوسری فصلات کی بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے مختلف قسم کے تجربات لگائے جاتے ہیں۔

تحقیقاتی سب سٹیشن برائے سبزیات پر مختلف قسم کی سبزیات کے بیج تیار کئے جاتے ہیں۔

پیسٹی سائیڈ کوالٹی کنٹرول لیبارٹری کالا شاہ کاکو نے گزشتہ سال ادویات کے موزونیت ہونے یا غیر موزوں کوالٹی کو چیک کرنے کے لئے 2119 ادویات کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا جن میں 25 ڈینگی مچھر مار ادویات کا تجزیہ بھی شامل ہیں۔

پیسٹی سائیڈ ریزیڈیو (Residues) لیبارٹری کالا شاہ کاکو نے گزشتہ سال مختلف سبزیوں، پھلوں، چاول، گندم اور مکئی وغیرہ کی فصلات پر (زہر پاش، کیڑے مار ادویات) کے باقی ماندہ اثرات کے تجزیہ کے لئے 1936 زرعی ادویات کی باقیات کے نمونہ جات لئے گئے۔

زرعی ادویات کے چیلنج ہونے والے ان فٹ نمونہ جات کا دوبارہ سے (Retesting) کے لئے پروونشل پیسٹی سائیڈ ریفرنس لیبارٹری جو صوبہ پنجاب کی اپنی نوعیت کی واحد لیبارٹری ہے، نے اب تک 500 زرعی ادویات کے چیلنج شدہ نمونہ جات کا تجزیہ کیا۔

تجرباتی یونٹ برائے پیداوار بیج چارہ جات فاروق آباد، تحقیقاتی ادارہ برائے چارہ جات، سرگودھا کا ذیلی ادارہ ہے اور تحقیقاتی ادارہ برائے چارہ جات، سرگودھا کو 19-2016 کے لئے ADP Project (کسان پیکج) " Improvement of Breeding and Seed Production System of Fodder Crop" دیا گیا ہے جس کے مطابق ادارہ کسانوں کو مہیا کرنے کے لئے مکئی (SGD-2002) کا Pre-Basic بیج پیدا کرے گا۔

توسیع خدمات 2.0 کے تحت سال 17-2016 میں 16000 مٹی کے نمونوں کا تجزیہ کیا گیا اور کسانوں کو زمین کے صحت اور کسانوں کی سفارشات کے کارڈ اجراء کئے جائیں گے۔ آئندہ 3 سالوں میں اتنی ہی تعداد میں مزید مٹی کے نمونہ کا تجزیہ کیا جائے گا۔

بلا سود قرضہ جات کی فراہمی

رجسٹریشن برائے کسان کارڈ

\# منصوبہ برائے پیداواری فروغ سبزیات

\# بیماریوں سے پاک گندم کے بیج کی فراہمی کا منصوبہ

\# منصوبہ برائے ترویج مشین کاشت

\# کھادوں کے نمونہ جات کا حصول برائے تجزیہ اور غیر معیاری کھادوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی۔

\# زرعی مداخل کی دستیابی اور قیمتوں پر نظر

\# گھریلو پیمانے پر سبزیات کی کاشت کا منصوبہ (کچن گارڈننگ)

\# کھالہ جات کی اصلاح و پختگی۔

\# ڈرپ / سپرنکلر جدید نظام آبپاشی کی تنصیب کیلئے ساٹھ فیصد مالی اعانت اور ڈرپ / سپرنکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی تنصیب پر 80 فیصد مالی اعانت۔

\# ٹنل فارمنگ کے لئے۔/225,000 روپے فی ایکڑ کی مالی اعانت۔

\# کسانوں / کاشتکاروں کو لیزر لینڈ لیولر یونٹس کی بذریعہ قرعہ اندازی۔/225,000 روپے فی یونٹ مالی اعانت پر فراہمی۔

\# کسانوں / کاشتکاروں کو جدید آبپاشی / کاشتکاری کی مفت تربیت۔

\# ہمواری زمین کے لئے سبسڈی پر بلڈوزر مہیا کرنا اور کسان پیکیج کے تحت بلڈوزروں کی مرمت کے لئے پرزہ جات مہیا کئے جارہے ہیں

\# ٹیوب ویل کے لئے بورنگ سے پہلے بذریعہ رزیسٹیوٹی میٹر زیر زمین پانی کی مقدار اور کوالٹی جاننے کے لئے سروے کرنے کی سہولت فراہم کرنا۔

\# ٹیوب ویل بور کروانے کے لئے ڈرلنگ کی سہولت اور تکنیکی معاونت فراہم کرنا۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2017)

ضلع راولپنڈی تحصیل ٹیکسلا میں گندم کی خرید اور مراکز سے متعلقہ تفصیلات

*9306: حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں سال 16-2015 اور 17-2016 میں گندم خرید کے لئے کتنے مراکز قائم کئے گئے ان میں کتنے مستقل مراکز اور کتنے عارضی مراکز قائم کئے گئے تفصیل فراہم کریں؟

(ب)اس سیزن میں کتنی گندم اس ضلع سے خرید کی گئی اور گندم کی خرید پر کتنی رقم خرچ ہوئی ؟

(ج) کتنے ملازمین نے ان سنٹرز پر ڈیوٹی دی اور مذکورہ مراکز پر کسانوں کے لئے کون سی سہولیات فراہم کی گئیں ؟

(د) کتنا باردانہ اس ضلع میں فراہم کیا گیا اور کسانوں کو کتنا باردانہ تقسیم کیا گیا؟

(ہ)اس تحصیل میں باردانہ کی تقسیم کے سلسلہ میں کیا کیا شکایات موصول ہوئیں مراکز خرید گندم کے حساب سے بیان کی جائیں ؟

(و)اس تحصیل کے گوداموں میں کتنے سال کی گندم پڑی ہوئی ہے ؟

(تاریخ وصولی 16 جون 2017 تاریخ ترسیل 20 جولائی 2017)

جواب

وزیر خوراک

(الف) تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں سال 16۔2015 اور 17۔2016 میں ایک ہی مرکز خرید گندم قائم کیا گیا۔ یہ مرکز خرید گندم مستقبل مرکز ہے جبکہ تحصیل ہذا میں کوئی عارضی مرکز خرید گندم نہ ہے۔ مرکز کا نام ٹیکسلا ہے جو کہ نزد ریلوے سٹیشن ٹیکسلا واقع ہے۔

(ب) سال 16۔2015 اور 17۔2016 مختلف کسانوں سے ضلع راولپنڈی میں خرید کی گئی گندم اور خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سیزن / سکیم	گندم خرید	خرچ رقم
2015-16	176.300	Rs.5742601/-
2016-17	257.900	Rs.8401518/-

(ج) ٹیکسلا سینٹر پر ایک اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر، ایک فوڈ انسپکٹر اور ایک فوڈ گرین سپر وائزر اور چار عدد چوکیداران نے ڈیوٹی سرانجام دی۔ کسانوں کو سہولیات کے لئے ٹینٹ، کرسیاں پنکھے اور ٹھنڈے پانی کی سہولیات فراہم کی گئیں۔

(د) کتنا باردانہ اس ضلع میں فراہم کیا گیا اور کسانوں کو کتنا باردانہ تقسم کیا گیا؟

ضلع راولپنڈی میں سکیم ہائے 16۔2015 اور 17۔2016 کے دوران فراہم کردہ باردانہ اور زمینداران کو تقسیم کردہ باردانہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سکیم	فراہم کردہ باردانہ	تقسیم کردہ باردانہ
2015-16	6000پی پی تھیلا	3500پی پی تھیلا
2016-17	6000پی پی تھیلا	4540پی پی تھیلا

(ہ)اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی بھی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(و)ٹیکسلا تحصیل کے گوداموں میں اس وقت دو سکیموں کی گندم پڑی ہوئی ہے۔

سکیم	مرکز پر موجودہ گندم
2016-17	1659.582
2017-18	3940.001

<u>(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2017)</u>

لاہور ڈویژن میں سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*9320: محترمہ شنیلا روت: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)لاہور ڈویژن میں اس وقت سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کتنی ہے اور اس کو قابل کاشت بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) گزشتہ چار سالوں میں کتنی سیم و تھور زدہ اراضی کو قابل کاشت بنایا گیا اور اس پر کتنے اخراجات آئے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 16 جون 2017 تاریخ ترسیل 20 جولائی 2017)

جواب

وزیر زراعت

(الف)سوائل سروے آف پنجاب کی آخری شائع شدہ 2014 کی رپورٹ کے مطابق لاہور ڈویژن میں 5 لاکھ 32 ہزار 18 ایکڑ اراضی سیم و تھور سے متاثرہ ہے جس کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

اضلاع سیم و تھور سے متاثرہ رقبہ (ایکڑوں میں)

لاہور	54ہزار116
شیخوپورہ + ننکانہ	3لاکھ65ہزار827
قصور	1لاکھ12ہزار75
کل میزان	5لاکھ32ہزار18

سیم و تھور زدہ زمینوں کی اصلاح کے لئے مختلف محکمے کام کر رہے ہیں تاہم محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ)، حکومت پنجاب کے دائرہ کار میں ان زمینوں کی اصلاح کیلئے سفارشات مرتب کرتا ہے۔اس مقصد کے تحت محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے ذیلی ادارہ زرخیزی زمین و تجزیہ اراضی،لاہور، پنجاب کی لاہور ڈویژن میں قائم لیبارٹریز میں Extension 2.0 پراجیکٹ کے تحت سال 17-2016 میں مٹی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا اور سفارشات مرتب کی گئیں۔ جن کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

اضلاع	تعداد تجزیہ شدہ نمونہ جات
لاہور	10ہزار120
شیخوپورہ	18ہزار400
قصور	19ہزار550
ننکانہ صاحب	12ہزار420
کل میزان	60ہزار490

سال 15-2014 میں پنجاب کے ترقیاتی پروگرام کے تحت ضلع ننکانہ میں تجزیہ گاہ برائے مٹی و پانی کا قیام عمل میں لایا گیا۔اس کے علاوہ محکمہ زراعت کے تحقیقاتی ادارہ برائے شورزدہ اراضیات،پنڈی بھٹیاں، ضلع حافظ آباد نے متاثرہ زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے لیے درج ذیل طریقے بھی وضع کیے ہیں :

سیم و تھور زدہ زمینوں میں سیم کے پانی کو نکالنے کیلئے نالوں کی کھدائی اور ٹیوب ویل لگائے جائیں۔

ان زمینوں میں ایسے درخت لگائے جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتے ہوں۔ جیسے کہ سفیدہ، کیکر، فراش وغیرہ۔

نہری نظام سے پانی کے رساؤ کو روکنے کیلئے نہروں کے کنارے پختہ کیے جائیں اور نہروں کی صفائی کی جائے۔

کلراٹھی زمینوں میں جپسم کے استعمال کو فروغ دیا جائے۔

#سیم و تھور زدہ زمینوں میں ایسی فصلات کاشت کی جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتی ہوں اور نمکیات کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہوں۔ جیسا کہ چاول، کلر گراس، فالسہ، بیر، جامن، امرود وغیرہ شامل ہیں۔

ان زمینوں میں پٹڑیوں (Beds) اور کھیلیوں (Ridges) پر کاشت کی جائے۔

درج بالا اقدامات سے سیم اور تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا جا سکتا ہے۔

(ب) جیسا کہ جزو (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ سیم و تھور زدہ زمینوں کی بحالی پر مختلف محکمے کام کر رہے ہیں لہٰذا اس کام پر اٹھنے والے ریگولر اخراجات محکمہ زراعت سے متعلقہ نہ ہیں۔

البتہ گزشتہ چار سالوں میں محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے ذیلی ادارہ زرخیزی زمین و تجزیہ اراضی کی لاہور ڈویژن میں قائم تجزیہ گاہوں کی وساطت سے سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کے 16 ہزار 639 مٹی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا۔ جن کی بنیاد پر سفارشات مرتب کی گئیں۔ تجزیہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	لاہور	شیخوپورہ اور ننکانہ صاحب	قصور
2012-13	613	2 ہزار 8	1 ہزار 67
2013-14	1 ہزار 71	2 ہزار 264	2 ہزار 880
2014-15	905	1 ہزار 392	1 ہزار 484
2015-16	670	907	1 ہزار 378
میزان	3 ہزار 259	6 ہزار 571	6 ہزار 809

مزید برآں حکومت پنجاب تھور سے متاثرہ اراضی کی بحالی کے لیے پنجاب کے 11 اضلاع (بہاولنگر، بہاولپور، رحیم یار خان، ڈی جی خان، خانیوال، مظفر گڑھ، جھنگ، سرگودھا، چنیوٹ، شیخوپورہ اور ننکانہ صاحب) میں ایک ترقیاتی منصوبہ بنام "پنجاب میں سیم و تھور زدہ زمین کی بحالی کے لیے خصوصی پروگرام" شروع کرنے جا رہی ہے جس کا تخمینہ تقریباً 1000 ملین روپے ہے اور یہ عرصہ 5 سال (2017-18 تا 2021-22) میں مکمل ہو گا۔ اس منصوبے کے تحت تھور زدہ اراضی کی بحالی کے لیے

زمینداروں کو حکومت پنجاب جپسم مہیا کرے گی جس کی نصف قیمت زمیندار اور باقی نصف قیمت حکومت پنجاب برداشت کرے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2017)

ملک پاوڈر / پروڈکٹ کی فروخت اور ذمہ دار لوگوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*9323: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملک پاؤڈر شیر خوار بچوں کی صحت کے لئے مضر ہے؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب ہاں میں ہے تو حکومت ان لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو بچوں کے لئے ملک پاؤڈر بیچتے ہیں اگر نہیں تو اس بارے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت نے اس بارے کوئی کارروائی کی ہے یا کتنے لوگوں کو جرمانہ وسزا دی گئی ہے اس بارے میں آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 16 جون 2017 تاریخ ترسیل 20 جولائی 2017)

جواب

وزیر خوراک

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ ملک پاؤڈر شیر خوار بچوں کی صحت کے لیے مضر ہے ملک پاؤڈر بنانے والی کمپنیوں کی مصنوعات کو عوام الناس کی صحت اور ملک و قوم کے وسیع تر مفاد میں غیر معیاری قرار دیا ہے۔

(ب) جن کمپنیوں کی مصنوعات چیک کی گئیں ان میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں۔

مار وال، ڈرائنڈ سکمڈ پاؤڈر۔ ان کو سرٹیفائیڈ لیبارٹری INTERTEK,SGC,PCSIR سے کیمیائی ،حیاتیاتی اور فزیکل پیرامیٹر پر چیک کروایا گیا۔ اس کے نتیجہ میں مقررہ پیمانے پر پورا نہ اترنے والی مصنوعات کو غیر معیاری قرار دیا ہے اور ان تمام ٹیسٹ کی رپورٹ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی WEBSITE پر بھی موجود ہے۔

(ج) 2013 سے لے کر اب تک پنجاب فوڈ اتھارٹی نے خشک دودھ کے 15 مختلف کمپنیوں کے نمونہ جات حاصل کیے جن میں سے 6 کمپنیوں کے نمونہ جات پاس ہوئے جبکہ 9 کمپنیوں کے نمونہ جات فیل قرار دیئے گئے فیل قرار پانے والی کمپنیوں کے خلاف پنجاب فوڈ اتھارٹی قانون کے مطابق کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے اور ایسے عناصر کو قانون کے مطابق سزا دی جاتی ہے اور ان کو بھاری جرمانے عائد کیے گئے۔

*مزید براں دودھ کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے خشک دودھ کو چیک کیا اور اس ضمن میں فوڈ اتھارٹی کی جانب سے کارروائی عمل میں لاتے ہوئے اور بعد ازاں اس یقین دہانی کے ساتھ ان لوگوں کو دودھ کے کاروبار کی اجازت دی گئی کہ آئندہ دودھ Physical Parameter کے مطابق بنائے گئے اور اس میں ملاوٹ نہیں کی جائے گی اور فوڈ اتھارٹی کی جانب سے باقاعدگی سے ان کمپنیوں کو چیک کیا جائے گا۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کیلئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہے ہیں اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2017)

پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام اس کا دائرہ اختیار اور اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9406: میاں طارق محمود: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

(ب) اس کے سال 16-2015، 17-2016 اور 18-2017 کے بجٹ کی تفصیل مد وائز بتائیں؟

(ج) اس اتھارٹی کا دائرہ کار کن کن شہروں یا اضلاع تک ہے؟

(د) اس اتھارٹی میں گریڈ 17 اور اوپر کی کتنی اسامیاں ہیں کتنی ہیں اور کتنی پُر ہیں؟

(ہ) اس اتھارٹی میں فوڈ انسپکٹر کی تعداد کتنی ہے اور وہ کن کن شہروں میں ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں؟

(و) اس اتھارٹی میں کون کون سے ٹیکنیکل آفیسر کن کن پوسٹوں پر فرائض سر انجام دے رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 اگست 2017 تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2017)

جواب

وزیر خوراک

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2 جولائی 2012 پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاء خورد نوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

16۔2015 میں 128,975,000 روپے جبکہ 17۔2016 میں 247,070,500 روپے اور 18۔2017 میں 2,769,704,000 روپے ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار 14 اگست 2017 کے نوٹیفیکیشن کے بعد سے پورے صوبہ میں ہے۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی میں گریڈ 17 اور اس سے اوپر کی کل اسامیاں 325 ہیں جن میں سے 120 پر ہیں۔

(ہ) پنجاب فوڈ اتھارٹی میں فوڈ سیفٹی آفیسر کی تعداد 74 جو صوبہ پنجاب کے مختلف شہروں میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

(و) پنجاب فوڈ اتھارٹی میں 236 ٹیکنیکل آفیسرز ہیں جن میں سے 1 ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل ٹیکنیکل، 1 ڈپٹی ڈائریکٹر (S&A)، 1 اسسٹنٹ ڈائریکٹر (S&A)، 1 اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیب، 74 فوڈ سیفٹی آفیسرز اور 158 اسسٹنٹ فوڈ سیفٹی آفیسرز کی پوسٹ پر کام کر رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2017)

لاہور | رائے ممتاز حسین بابر
19۔ اکتوبر 2017 | سیکرٹری

بروز جمعۃ المبارک مورخہ 20۔اکتوبر 2017 کو محکمہ جات 1۔ خوراک۔2۔زراعت کے سوالات وجوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	میاں طارق محمود	9406۔8556
2	جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ	8640۔8637۔8635
3	محترمہ حنا پرویز بٹ	9323۔8853
4	محترمہ راحیلہ انور	8954
5	محترمہ نگہت شیخ	9014
6	ڈاکٹر محمد افضل	8705۔8704
7	میاں خرم جہانگیر وٹو	9031
8	جناب محمد ثاقب خورشید	9120۔9119
9	چودھری اشرف علی انصاری	9008
10	ڈاکٹر سید وسیم اختر	9277۔9131
11	جناب طارق محمود باجوہ	9285
12	محترمہ شنیلا روت	9320۔9247
13	ڈاکٹر نوشین حامد	9298۔9297
14	حاجی ملک عمر فاروق	9306